لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۲۵ جمادی الثانی

شمارہ ۱۲

جلد ۹۵

منشور محمدی

لشکر اسلام کی صداقت و حقانیت کی دلیل عقلی و نقلی

منشور محمدی کی صداقت و حقانیت پر زبان

منشور محمدی کی صداقت و حقانیت پر زبان

منشور محمدی کے ابطال پر توپ و تفنگ کی زبان

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلاتوریہ انجیل بہ تجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد
گویان صفت و سیر مہر منشور محمد

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل بر اقتدر تجیل

توقیع خط آیت منشور محمد
چون گشت علم رایت منشور محمد

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۱۰ روپیہ ہی جن خیر خواہان دین محمدیکو اسکی خریداری منظور ہو رسالہ مشکی سے اطلاع فرماوین اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین و اشتہار وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا کٹ نصفانہ بصیغہ رجسٹری بزیاتی فی روپیہ نصف آنہ ارسال فرماوین

غزل

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہوگیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو و جاہل

اسکے انوار سے نہین ہی عجب
شمس گھٹ گھٹکے گر بنے کوکب

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان بنے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

احمد کہ آدمیست ولی فخر آدم ست
ممتاز خلق و باعث ایجاد عالم ست

وصفت ہر چہ شرح دہم یار قلم کنم
یک جزو باشد از کل و از کم بسا کم ست

بالا ست از قیاس و گمانہا عروج تو
مسند نشین جبہہ عرش معظم ست

خورشید چرخ شہرہ جان بخشی تو کشت
جاندادہ تکلم تو ابن مریم ست

ہفت آسمان بابین ہمہ رفعت بصد نیاز
بر درگہ تو از پی تعظیم در خم ست

ذات ترا کریم خدا خواند در کتاب
یارب چہ آدمی کہ بدین حد مکرم ست

ارواح سنت تو بود باعث نجات
حب تو دافع الم و رافع غم ست

دیو لعین ز سطوت لاحول لعر تو
سرگرم گردی و امادہ رم ست

ہارونی تو عیسی و موسی ہمی کنند
کمتر ز بندگان تو اسکندر جم ست

حلت خمر یا استقبال اور شلیم و کعبہ وغیرہ بدلتی ہے
ہین بحسب حکم و مصالح باقی آیندہ

قسطنطنیہ اور اردو اخبار

کوی زمانہ ایسا تھا کہ قسطنطنیہ مین اردو بولنا تو درکنار ہندوستان کا نام بڑے تعجب سے زبان پر آتا تھا اور اب سیکڑون سے ہندوستانی وہان بود و باش کرنے لگے اور ہندوستانے اور ترکی مانند دامن چولے کے ہو گئے ان کے رنج کے وہ دلگیر اونکے خوشی کے یہہ شادان ہم ملت و مذہب ہونیکے ماسوا جو خلق و مروت حلم و شجاعت صبر و سکون خالق جل و علا کے ترکیون کے نصیب کیا ہے وہ دوسرے اقوام مین کہان غیر مذہب و غیر ملک کے لوگون نے اونکی وقار ثابت کیا اور اونکی کمال کے قایل ہو گئے بہرحال اب ہندوستان و ترکستان ایک ہو گیا اور کسی نمط کے مغایرت باقی نرہی ہر ہفتہ یہان کا حال وہان کے لوگون کو بخوبی اخبار کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہی نیز بدستور وہان کے اور لاتہ کا اشتیاق یہان رہتا ہی اگرچیکہ قسطنطنیہ سے عربی و فارسی و ترکی اخبار ہمیشہ آیا کرتے تھے اور انکی ترجمہ کرنے سے حالات موجودہ کی اطلاع ناظرین کو ہوا کرتے تھی اس ہفتہ مین صاحب اخبار دار الخلافہ استنبول نے ایک اخبار اردو جسکا نام ترجمان شرق ہے نہایت سنجیدگی و متانت سے اجرا فرمایا ہے اور ہمارے پاس چند نسخہ اوسکے روانہ کر کے متوقع ہی کہ اسکے جتنے مشتری پیدا ہون معًا اطلاع کرین تا نام نامی پر ان حضرات کے اخبار روانہ کرین پس ہم اوس ترجمان شرق کی ابتدای مقصود کو ذیل مین بعینہ درج اخبار کر کے متوقع ہین کہ جسکو خواہش ہو ہمکو اطلاع دین ہم اونکے نام مبارک کو صاحب مہتمم ترجمان شرق کی خدمت مین روانہ کرینگے ہمارا ست استنبول سے اخبار بلا وقت ناظرین کی خدمت مین پہنچے

وھو ھذا

ابتدای مقصود

سب حضرات اہالی ہندوستان پر واضح ہو کہ سابق اسکے بندہ نے وعدہ کیا تھا کہ اخبار اردو چھاپینگے مگر چونکہ خریداران کی تعداد محض قلیل تھی و ابتک بھی موجب کفایت کو نہین پہنچی اسواسطے اس جریدہ کی نشر کرنے مین دیری ہوی مگر اب واسطے اس تجربہ و امتحان کے چھاپا جاتا ہے کہ اگر قدر زبان ہندوستان کے اسکی قدر کرینگے و خواہش اپنی ظاہر کرینگے و رغبت اس کار خیر کی فرماوینگے کیونکہ یہہ جریدہ مشتمل اوپر ایک بڑے کار خیر کے ہوگا چنانچہ ذیل سے تصریح اوسکی ظاہر ہوگی تو انشاء اللہ تعالی ہمیشہ یہہ جریدہ جاری رہیگا بلکہ یومًا فیوما ترقی اسکی ہوگی و ہر ہفتہ مین چھاپا جائیگا و اگر زاید خواہشمند ہوے تو ایک طرف فارسی و ایک طرف اردو چھاپا جائیگا و اگر اوس سے زاید خواہشمند ہوے و آمدنی مساعد ہوی تو اردو و فارسی انگریزی تینو ایک ساتھ چھاپے جاینگے۔

منافع اس اخبار کے

ظاہر ہی کہ یہہ دولت علیہ وہ دولت ہی کہ سب مسلمانون کو

خصوصاً اس سے ایک نفع وتعلق خاص ومحبت ہے ہر مسلمان کو بیان
کے حالات کی اطلاع رکھنا وبعض وقتون مین اسکی تائید کرنا واجب
وفرض ہے بلکہ یہہ دولت ایسی فیاضی ونفع رسان ہے کہ قطع نظر
مسلمانون کے دوسری دولتین غیر اسلامی کو بھی اس سے برابر نفع
ہی واکثرون کو اس سے تعلق ہے چنانچہ ہندوستان کے اکثر لوگون
پر یہہ بات ظاہر ہوگی کہ خود ہندوستان کے غیر مسلمان بھی
اس دولت پر بنظر ترحم ومحبت نظر کرتے ہین وسب اسکے
مقر ہین کہ یہہ دولت کسی طرح سے ایذا رسان کسی کی نہین ہے
واسی واسطے ہندوستان کے بعض غیر مسلمانان از قسم ہنود
وپارسی وعیسائی وغیرہ نے بھی شرکت اعانت مال مین اس
دولت کے وانگریزان ابتک غمخواری وخدمت مہاجرین مین
یہان کے لاکھون روپیہ صرف کر رہے ہین۔ پس ہرگاہ خوبی
اس دولت علیہ کی ایسی ہے کہ غیر اقوام کو بھی اسکا خیال وتعلق
ہی تو ظاہر ہی کہ مسلمانون کو زیادہ تعلق وخیال ہوگا ویقین
ہے کہ کوی مسلمان ساری دنیا مین جو حقیقت مین مسلمان ہے
ایسا نہوگا کہ اوسکی خواہش یہہ نہو کہ جہانتک ممکن ہو نفع رسانی
مین اس دولت علیہ کے کوشش کرے وشریک در درنج
ورحمت ہو لیکن یہہ سب امر موقوف ہی اوپر اطلاع اصل
حالات اس دولت کے کیونکہ جبتک لوگون کو اصل حالات
کی اطلاع نہوگی کیونکر اونکو معلوم ہوگا کہ کسوقت مین کس امر
کی تائید کی کوشش کرنا چاہئے وکسوقت مین کون قسم
کی تائید فرض ہی وکس قسم کی واجب وکسی قسم کی مستحب
ہی وکسوقت مین خدا سے التجا ودعا کرنا چاہئے وکسوقت

مین خبر فرحت اثر سنکر شکر خدا بجالانا چاہئے اور یہہ امر سب
علما ومسلمانان ذی دانشمندان پر روشن ومسلم ہی کہ بعض وقتون
مین بعض قسم کی تائید فرض مثل صوم وصلوۃ کے ہوجاتی ہی
تو ایسی حالت مین اسی مقام سے یہہ بات مستنبط ہوتی ہے
کہ ہر مسلمان کو بیان کی اصل حالات کی اطلاع بھی رکھنا
کالفرض ہے تاکہ اوسکو حالت فرض وغیر فرض کے معلوم
ہوا کرے ومرتکب ترک فرض کا نہو اور یہہ امر بھی بندہ کے نزدیک
مسلم ہے کہ حمیت مندان ہندوستان زیادہ ہین لہذا
ان سب وجوہات سے بندہ کے نزدیک نہایت مستحسن معلوم
ہوا کہ ایک اخبار اردو جاری کرے تاکہ اکثر مسلمانون کو اور
بھی دوسرے اقوام منصف مزاج غمخواران کو ہندوستان کے
یہان کی حالات سے اطلاع ہوا کرے واس امر پر اپنی
ہمت معنبوط کرلی ہی کہ اس کار خیر کے جاری رکھنے مین اگر
اوسقدر خسارہ بھی ہوا کریگا کہ جسقدر بندہ متحمل کرسکیگا تب
تک اس اخبار کو بند نہ کریگا مگر ہان اگر بالکل خسارہ ہو کہ جسکا
تحمل بندہ سے نہو سکے اوسوقت مین البتہ مجبوری ہے
(لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا) لیکن اہالی ہندوستان
سے مجھے امید قوی ہی کہ اسمین وہ لوگ ہماری بہت تائید
کرینگے کیونکہ اسمین بڑے بڑے منفعتین ہین چنانچہ تجربہ اسکے
بعض منافع کا اہالی ہندوستان نے سابق ایک اشتہار
اردو سے جو کہ تیسری صفر ۱۲۹۵ ہجری کو اخبار دار الخلافہ
مین بندہ نے لکھا تھا کر چکے ہین اگر اوس اشتہار اردو کو
ہم نہ لکھتے تو کیونکر اہالی ہندوستان کو معلوم ہوتا کہ یہان

کون کون عجیب کا خیر کسیلے قایم ہین اور بذریعہ نوٹ انگریزی
بھی روپیہ یہان بلا تردد اعانہ مہاجرین اور بھی ہر طرح کے
اعانہ کے اسکتا ہی یہہ خبرین بذریعہ تار برقی کے بھی نہین معلوم
ہوتے ہین پس جسقدر نفع اوس اردو اشتہار لکھنے کا یہان ظاہر
ہوا ہی اسکو ہم ذیل مین لکھتے ہین۔

اول یہہ ہی کہ اوس اردو اشتہار کو دیکھکر اکثر اہالی ہندوستان
مثل بمبی و مسلمانان مقام روشر کے ضلع سہارنپور و مدراس
نے روپیہ بذریعہ نوٹ انگریزی کے خطوط مین ملفوف کرکے
رجسٹری کرکے یہان یکسر بلا واسطہ مجلس اعانہ مین روانہ کیا
چنانچہ وہ نوٹ سب یہان پہونچ گئے و دفتر مین مندرج ہوئے
پس اوس اردو اشتہار کے ذریعہ سے مسلمانان ہندوستان
واقف ہوکر ایسی عمدہ کار خیر مین شریک ہوے و مظہر اجر
جزیل و حسنات دنیا و عقبی مین ہوے یہان اکثر لوگ
شکر گذار ہوے کہ اب تک حمیت مندان دینی ہندوستان
سے باوجود بعد مسافت و زمانہ قحط کے اعانت سے غافل
نہین اور حال پر ملال مہاجرین پر نظر کرتے ہین۔

دوسرا نفع یہہ ہوا کہ اہالیان ہندوستان کو اکثر
تردد یہہ ہوتا تھا کہ اگر روپیہ قلیل کسی کو روانہ کرنا ہو تو
کس ذریعہ سے روانہ کرے اور کون ایسا ذریعہ ہی کہ بلا
انتظار و بلا تردد بلا واسطہ احدی یہان ہر قریہ و قصبہ
سے بھی روپیہ پہونچا کرے پس اوس اردو اشتہار
سے وہ تردد بھی اون لوگ کو دفع ہوگیا کہ پانچ روپیہ سے
سیکڑون روپیہ تک اکثرون نے بذریعہ نوٹ کے روانہ
کیا و پہونچ گیا و جو لوگ مفلس و غریب قریہ و دیہات کے تھے وہ
بھی داخل حسنات ہوے۔

تیسرا یہہ ہی کہ مسلمانان ہندوستان نے سمجھا تھا کہ اب محاربہ
ختم ہوگیا ہی ضرورت اعانت کی نہین ہی اسواسطے سب
لوگون نے اعانت سے دست کوتاہ کیا تھا مگر اس اشتہار
کے ذریعہ سے اراصل و ایتام حالات مہاجرین کو مفصل
اون لوگون نے دریافت کیا و معلوم کیا کہ ضرورت اعانت
کی ابتک باقی ہی چنانچہ اس وقت کے اس عمدہ کار خیر
کی شرکت سے بھی وہ لوک محروم نرہین۔

پس حاصل یہہ ہی کہ ایک دفعہ ایک تہوری سی عبارت
اردو جو مین نے لکھکر روانہ کی تھی اوس سے اس قدر نفع
ہوا تو اب آیندہ کہ زیادہ تر حالات یہان کے پیچیدہ ہین
و ظاہر اہبت سے واقعات عبرت خیز و حادثات حیرت
انگیز ظاہر ہوے ہین کہ سب کو اسکی اطلاع چاہیے غالباً
زیادہ تر نفع اوسکا ہوگا فقط

قسطنطنیہ "منہ عہدہ داردن اور وزیرون مین بھی ردوبدل
تبدیل ہو رہا ہے۔ عثمان پاشا مشیر لشکر مارہ مقرر
ہوے ہین لیکن اپنے عہدۂ لشکری پر بھی بجا ہین

لندن "منہ اخبار مارننگ پوسٹ راوی ہے
کہ یورپین کانگرس کو وہ بلقان کو منہ تلخیات ترکی سے
جدید قرار دیگی اور وہ جو معاہدۂ اسٹانوس کے
رو سے باطوم روسیون کے تفویض ہوتا ہے سلوس
شرط کو باطل کردینگے فقط جریدۂ روزگار

مطبع بحر الاسلام سنگورین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

ہرکس کہ شد گدای درِ فیضِ یار تو
الحق رشک خسرو و جمشید و حاتم است

درحق دوستان تو قند مکرر است
در کام دشمنان تو تلخ از سم است

شاہا بلطف خاص تو اعجاز با نیاز
امیدوار رحمت عام تو ہر دم است

من طریق سعی می آرم بجا
لیس للانسان الا ما سعی

منجانب مولوی سید علی احمد خان قایمقام منصرم انجمن اسلامیہ جبلپور

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب منشور محمدی زادعنایتہ

السلام علیک

ایک قطعہ اشتہار چونکہ متعلق رفاہ عام ہی اگر آپ کی دانست مین بھی مفید عام متصور ہو تو درج اخبار فرماکر ممنون فرماے

اشتہار

شیخ معمر بخش ولد شیخ امجد علی ساکن سہارہ پرگنہ تنور ضلع شاہ آباد حال موضع پرہا تحصیل سیورہ ضلع جبلپور نے براہ فیاضی و ہمدردی قومی حقیت مرموضع پرہا مذکور جسکا شمارہ قانونی ہوچکا ہی اور جسکی آمدنی تخمیناً چھ سو روپیہ سالیانہ ہی للہ وقف کردی اور انجمن اسلامیہ جبلپور کی تولیت مین اوسکو تفویض کیا اور مصارف اوسکے حسب تفصیل ذیل مقرر کئے۔

اول تعلیم دینیات مذہب حنفی یا جو اوسکے واسطہ

دوم تعمیر و مرمت مساجد و مدارس و خانقاہ و کنوان ضرورہو و تالاب وغیرہ امور مفید عام اہل اسلام

۱۲۰ سہام ۶۰ سہام

سیوم تجہیز و تکفین اموات لاوارث اہل اسلام

چہارم خوراک طلبا و ضعفا و مساکین اہل اسلام

۲۵ سہام ۷۰ سہام

پنجم قرآن خوانی بذریعہ تقرر حافظ بقرض ایصال ثواب ارواح طیبہ شجرہ چشتیہ و قادریہ

۲۵ سہام - ۲- منجانب شیخ صاحب درخواست داخل خارج دفتر کلکٹری مین گذر چکی اور قبضہ بھی ہوگیا۔

۳- انجمن تمام اہل اسلام کیطرف سے شکریہ شیخ صاحب ادا کرتی ہی اور جزاء خیر کی دعا دیتی ہی زیادہ تر قابل تحسین یہہ امر ہی کہ شیخ صاحب نے سبقت کی اور وجہ معاش اپنی نذر اپنی قوم کی کردی انجمن امید کرتی ہی کہ عنقریب حسب ہدایت شیخ صاحب مندرجہ دستاویز کی جملہ امور کی تکمیل کی طرف توجہ کرے

دفتر انجمن اسلام جبلپور ۲۴ جمادی الاولی ۱۲۹۵ھ مقام جبلپور

العبد سید علی احمد خان قایمقام منصرم انجمن

معظم و مکرم جناب اڈیٹر صاحب منشور محمدی دام عنایتہ

بعد سلام سنت الاسلام کے واضح ہو کہ مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار گہربار مین چھاپ دیجئے کمال عنایت ہوگی اور وہ کیفیت یہہ ہی کہ مقام گلتالاب پر ایک پادری صاحب نے چند اہل اسلام سے تقدیر کے مسئلہ مین اعتراض بیہودہ کر رہے تھے چنانچہ بندہ نے اوسوقت اونکے اعتراض کا جواب باصواب دیا انتہی

قولہ قرآن کو ہم کیونکر خدا کا کلام جانے کیونکہ قرآن کے

مضمون سے خدا کی عدالت اور رحمت پر ایک بھاری نقص
لازم آتا ہی اور زبردظلم اوس مین پایا جاتا ہی دیکھو تمہاری
قرآن مین مرقوم ہی کہ خدا جسے چاہے ہدایت کرے اور
جسے چاہے گمراہ کرے پھر دیکھو قرآن کی دوسری مقام سے
ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ خدا نے بہتون کو جہنم کے لئے بنایا
ہی پس اب دیکھنا چاہئے کہ قرآن کے ان مضمون سے خداوند
تعالی کسقدر ظالم ٹھہرتا ہی کہ جسکا کچھ حساب نہین حالانکہ جسر
کتاب مین کہ ایسے واہیات باتین پائی جاوے تو وہ ہرگز
ہرگز خدا کا کلام نہین ہوسکتا ہی مگر ہان انجیل اور توریت
یہہ بیشک خدا کا کلام ہے اسلئے کہ انجیل ہر آدمی سے کہلا
کہلی کہتی ہے کہ گھبراو مت خدا نے ہلاکت کے لئے کسی کو
پیدا نہین کیا بلکہ اوسکی محبت کا تقاضا اور ارادہ یہہ ہے
کہ سبکے سب نجات پاکر ابدی نیکبختی حاصل کرین انتہی
جواب کہتا ہون مین کہ اگر پادری صاحب صدق دل سے
قرآن کلام سبحان پر یہہ اعتراض پیش کرتے ہین تو
جواب اوسکا باصواب لیجئے دیکھئے کہ خدا کی جانب سے
آسمان کی ہدایت ہونے مین کسی کو شک نہین ہے
خواہ عیسائی خواہ یہودی وغیرہ سبکے سب اس مین
متفق الرائے ہین اب باقی رہی فقط گمراہی پر اعتراض
افسوس صد افسوس کہ ہمارے بھائی یہود اور عیسائی اپنی
کتابون سے بھی محض ناواقف ہین دیکھو کتاب اشعیاہ
نبی باب ۶۳ ورس ۱۷ - اور ۱۸ تک مرقوم ہی کہ اے
خداوند کیون تونے ہمین اپنی راہون سے گمراہ کیا کیون
تونے ہمارے دل کو سخت کیا پھر دیکھو کتاب خروج باب
ورس سے ۴ تک لکھا ہی کہ خداوند تعالی نے فرعون کے
دل کو سخت کردیا یہان تک کہ موسی کا شنوا ہونے
نہ دیا پھر انجیل مین رومیون کے باب ۹ ورس ۲۰ سے
۲۲ تک لکھا ہی کہ ای آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار
کرتا ہے کیا کاریگری کا ریگر کو کہہ سکتی ہے کہ تو مجھے ایسا
کیون بنایا اور کمہار کیا مٹی پر مختار نہین کہ وہ ایکہی
لوندے مین سے ایک باعزت مرمت والا اور دوسرا
بیحرمت بناوے انتہی دویم آپنے جو یہہ فرمایا کہ
قرآن کے دوسرے مقام سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ
خدا نے بہتون کو جہنم کے لئے بنایا پس معلوم ہوا کہ پادری
صاحب صدق دل سے یہہ اعتراض نہین کرتے بلکہ بہ سر
عداوت کی راہ سے ہی خدا پادری صاحب پر رحم کرے
اور ہم مسلمانون کے طرف سے اونہین جو عداوت قلبی
ہی اسے دور کرے اور انکے دل مین نور ایمان عطا
فرماوین دیکھئے پادری صاحب کتاب امثال باب ۱۶ ورس ۴
مین لکھا ہی کہ خداوند نے ہر ایک چیز اپنے لئے بنائی ہان
شریرون کو بھی اوسنے برے دنکے لئے بنایا انتہی
پس اب جاننا چاہئے کہ نیکی اور بدی یہہ دونون
خداوند تعالی کے طرف سے عاید ہوتا تو پھر اس صورت
مین خداوند تعالی دنیا کا انصاف کیونکر کرتا دیکھو
باب ۳ ورس ۵ اگر ہماری بدی خدا کے نیکی کو ظاہر کرتی
تو ہم کیا کہین کیا خدا جو سزا دیتا ہی ظالم ہے مین

آدمی کے طور پر بولتا ہون ایسا ہووے تو خدا کیونکر دنیا
کا انصاف کریگا انتہی اور چونکہ اپنی انجیل سے اوسکی کلام
خدا ہونے پر جو دلیل لائے کہ خدا نے ہلاکت کے لئے
کسی کو پیدا نہین کیا بلکہ اوسکا محبت کا تقاضا اور ارادہ
یہہ ہی کہ سبکے سب نجات پاکر ابدی نیکبختی حاصل کرین
انتہی اچھا پادری صاحب اپنے برائے خدا انصاف کرکے
کہیے کہ ارادۂ الہی کو ی رد کرسکتا ہی یا نہین پادری
صاحب نے فرمایا کہ ایسا کون ہی جو خدا کے ارادہ کو
رد کرسکے دیکھو رومیون کے باب ۹ درس ۲ مین لکھا ہے
کہ اوسکے ارادہ کو کون رد کرتا ہی ای آدمی تو کون
ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے انتہی واہ پادری صاحب
اپنی انجیل سے یہہ فقرہ کیا ہی خوب نکالی ہے جوکہ
عین ہمارے مطلب سے علاقہ رکھتی ہے اسلئے کہ اگر
یہہ باتین عیسائی عقیدے کے موافق درست ہے
تو چاہئے کہ یہہ ارادہ خداوند تعالی کا پورا ہو پھر کیون
نوح ع کے وقت مین اونکے اولاد کے سوائے تمام
خلقت اپنی گناہونکے سبب سے مارے پڑے اور
موسی ع کے وقت مین فرعون اپنے کفر کے سبب سے
دریا نیل مین سمہ فوج کے غرق آب ہوے اور چونکہ
اسوقت مین بھی لاکہون کروڑون شخص بت پرست
و بے ایمان ہوکر مرتے جاتے ہین جیسا کہ رومیونکے
باب ۱ درس ۴ مین لکھا ہی کہ کوی سمجھدار نہین
کوی خدا کا طالب نہین سب گمراہ ہین سب کے سب نکمے
ہین کوئی نیکوکار نہین ایک بھی نہین انتہی پس یہہ ارادہ
خدا کا کسی نوع سے پورا نہوا بلکہ وہی ارادہ خداوند تعالی
کا دن بدن پورا ہوتا جاتا ہے جوکہ قرآن مجید مین مرقوم
ہین اور اگر مین آپکے اس قول کو تسلیم بھی کرون تو
اسسے فقط خدا کا ایک رحم ظاہر ہوتا ہے نکہ عدل پر
اس صورت مین قرآن کے مضمون سے خدا کی عدالت
اور رحمت پر کیونکر نقص لازم آیا بلکہ قرآن خدا کے
ان دو صفتون کو یعنے عدالت اور رحمت کو بچا رکھا ہی
برخلاف تمہاری انجیل کے پس اسی سے قرآن خدا کا
کلام ہونے کی ایک نہایت بھاری دلیل ہے اب
اگر آپ مجھ پر یہہ سوال کرین کہ جب انسان خود بخود
کوی کام شر کا نہین کرسکتے ہین جبتک کہ خدا اوسے
گمراہ نکرے تو پھر اس صورت مین انسان کا کیا قصور
ہے جوکہ خدا نے اونہین سزا دینے وعدہ کرچکا ہے
سو اسکا جواب تمہارے علما مشہور پادری فنڈر
صاحب نے تمہارے اس اعتراض کے قبل دی چکے
ہین دیکھو کتاب طریق الحیات پہلی فصل کے مقصد
دویم صفحہ ۵ مین مرقوم ہی لیکن اگر کوی پوچھے کہ
خدا خالق کل ہے اور زمین و آسمان مین ایسی کوی
چیز نہین جو اوسے پیدا نہوی ہو اور خدا کے خبر مطلق
اور پاک و تقدس سے کوی شر صادر نہین ہوسکتے
تو پھر شر کہان سے آئے اوسکا جواب یہہ ہے
کہ ظاہر شر کا وجود اون بھیدون مین سے ایک بھید ہے

جسکے بیان مین آدمی کی عقل حیران ہی اور اسلیئے اس
سوال کا جواب شافی وکافی نہین دے سکتے انتہی
اور چونکہ پادری صاحب قرآن کے اون آیتون پر
اعتراض کرکے کہتے ہین کہ جس کتاب مین ایسے واہیات
باتین پائی جاوین تو وہ ہرگز ہرگز خدا کا کلام نہین
ہو سکتا ہے انتہی کہتا ہون مین کہ جناب پادری
صاحب آپ بنظر انصاف کے کہئے کہ اب دربیان
قرآن کے کونسی باتین واہیات باقی رہے ہان البتہ واہیات
باتین تو آپ کے دین وایمان کی کتابون مین اکثر پائی
جاتی ہین جناب من ذرہ تعصب کی عینک کو اپنی آنکھون
سے نکال کر دیکھئے اشعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۲۳
ورس ۱۷ اور ہوشع نبی کی کتاب کے باب ۱۲ باب ورس ۳
اور یرمیاہ نبی کے کتاب کے باب ۱۵ ورس ۶ پھر ہوشع
نبی کی کتاب کے باب ۳ ورس اول پھر اشعیاہ نبی کے
باب ۲۳ ورس ۱۷ اور چونکہ بہت سے باتین ایسی واہیات
باقی رہگئی ہین اگر اوسے لکھون تو یقین ہے کہ ایک
کتاب موافق انجیل کے بن جاے چنانچہ اوسوقت
پادری صاحب نے میرے ان باتون کا اور کوی جواب
نہ دے سکے فقط باقی آئندہ

راقم داعظ الدین کلکتہ

سبت کی تقدیس

دفعہ ۴ ۱۲ قال اللہ تعالی) انما جعل السبت
علی الذین اختلفوا فیہ ط ترجمہ بہ مولوے
رفیع الدین رح سوا اسکے نہین کہ مقرر کی گئی تھی تعظیم ہفتہ
کی اوپر اون لوگون کے کہ اختلاف کیا انہون نے بیچ اسکے
ترجمہ منہدیہ شاہ عبد القادر رح ہفتہ کا دن جو ٹھہرایا
سو اون پر ہی جو اوس مین پھوٹ گئی) ترجمہ فارسیہ
شاہ ولی اللہ رح خبر این نیست کہ لازم کردہ شد
تعظیم شنبہ بر آنانکہ اختلاف کردند دران مترجم گوید یہود
بحث میکردند در شنبہ طایفہ گفتند کہ خدا یتعالی روز
شنبہ از خلق فارغ شد پس در شنبہ عبادت باید
کرد وطایفہ سکوت کردند خدا یتعالی تعظیم روز شنبہ
باین سبب بر ایشان واجب گردانید واللہ اعلم اور
عباسی مین مندرج ہی کہ،، انما جعل السبت
حرم السبت علی الذین اختلفوا فیہ فی
الجمعۃ یہان مفسر نے مرجع ضمیر مذکر کا سبت کو نہین
ٹھہرایا جیسا مترجمین بالا نے ٹھہرایا ہے بلکہ یوم جمعہ کو
ٹھہرایا اور جلالین مین لکھا ہے کہ تعظیم سبت کی فرض
اونہین پر کی گئی تھی جنہون نے اوسکے باکرہ اپنے نبی
(موسیٰ ع) کے روبرو اختلاف کیا تھا اور وہ
یہودی ہین اونکو حکم تو یہہ ہوا تھا کہ روز جمعہ عبادت
کے واسطے فارغ رہا کرین پر اونہون نے کہا کہ ہم
جمعہ نہین چاہتے اور شنبہ کو اختیار کیا پھر اسدن
کے احکام اون پر بہت سخت مقرر کئے گئے انتہی
مترجماً اور حسینی مین اسکی بڑی تفصیل لکھی ہے
آوردہ اند کہ حق سبحانہ امر کرد موسیٰ ع را کہ بنی اسرائیل

رگا دتا روز جمعہ از اشتغال جہات برطرف شدہ پرستش
حق نمایند چون فرمان بدیشان رسیدند کی قبول کردند
و بسیاری سرکشی نمودند و بیان ایشان نیز اختلاف افتاد
و جمعی گفتند کہ روز شنبہ را اختیار میکنیم کہ حق سبحانہ تعالے
دران روز از آفرید خلق عالم فارغ شدہ و قومی بران رفتند
کہ یکشنبہ اولی ست زیرا کہ دران روز ابتدا بخلق عالم کردہ
خداوند تعالی بشامت نافرمانی و مخالفت ایشان تعظیم
شنبہ برایشان قبول کردہ و دران باب تشدیدی عظیم
فرمودہ چنانچہ میگوید انما جعل السبت جبر این نیست
کہ نہادہ شد تعظیم سبت یعنی نوشتہ کتب بفرضیت علے
الذین اختلفوا برآنانکہ اختلاف کردند فیہ دران
روز و تعظیم سبت آن کہ ورد کسب نکنند و بہیچ مہم مشغول
نشوند و آن روز را عید نگیرند و خبر پرستش حق نہ نمایند
و این تکلیف نہایت شاق بود برایشان و در زاد المسیر
آوردہ کہ آن روز حضرت موسیٰ یکے را دید کہ متاعی را
برداشتہ جائے می برد بفرمود تا کہ گردنش بزدند
و تنش را در محلی بیفگندند کہ مرغان مردار خوار چہل روز
اجزاء او و احشای او میخوردند انتہی بلفظہ الشریف

دفعہ ۱۲۵ راقم کہتا ہی کہ دیکھو یہہ زاد المسیر کی روایت
تو وہی لکڑہارے کے قتل کی روایت ہی جو صاف
توراۃ مین موجود ہی اور جملہ تفاسیر مین اوسکا اقرار
پایا جاتا ہے کہ سبت کو خلق عالم سے فراغت ہوئی
اور اونکو مقدس ٹھہرایا جیسا توراۃ سے ثابت ہی

اب یہہ فرصیت سبت کے خدا نے چاہی اپنی خوشی سے کی تو
جیسا توراۃ مین لکھا ہے خواہ یہود کے اختلاف اور
سرکشی کی سزا مین جیسا مفسر کہتے ہین اگرچہہ ہم ہر مفسر کی
ہر بات کو خواہ مخواہ تسلیم نہین کرنا چاہتے ہین کیونکہ
وہ ہمارے نزدیک معصوم نہین بلکہ محض محقق اور مجتہد
ہین جنکی رائے گاہے صواب اور گاہے خطا پر ہونا ضرور ہے

دفعہ ۱۲۶ اصل آیت کی مراد یہی معلوم ہوتی ہے
کہ جیسا اوپر والی آیت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
اتباع ملت ابراہیم ع کا حکم ہوا ہی اوسیکے ضمن مین
یہہ ذکر بھی فرمایا کہ ابراہیم کے وقت مین شریعت نہ تھی
یعنے کوہ طور والی شریعت جسکے مطالب موسی کے ہاتھ
خواہ اور کسی کے ہاتھ سے قلمبند ہو کر چند ہزار سال سے
عالم مین مشتہر تھے بلکہ کچھ احکام ملت ابراہیمی کے زبانی
یا قلم بند شدہ جو اونکو صحف مین مرحمت ہوے تھے
اون مین ہفتے کا کچھ ذکر نہ تھا لہذا اس امت پر بھی نہیں
دیکھو موضح القرآن فائدہ انما جعل السبت **دفعہ ۱۲۷**
یہہ جو الذین اختلفوا فیہ کی تفسیر مین مختلفین سے مفسرون نے
یہودی مراد لئے ہین یہہ اونکے رائے صواب نہین بلکہ
یہودی اور نصرانی دونو مراد معلوم ہوتے ہین کیونکہ
انہون نے البتہ شنبہ اور یکشنبہ کی تقدیس اختلاف کیا ہی
اور یہود کے اختلاف اور سرکشی کا کچھ پتہ نہین چلتا پر
ایسی تفسیر جسکی تصدیق واقعات تاریخی نکر سکتے ہون

دفعہ ۱۲۸ تسلیم کرنا ضروریات دین مین سے نہ ہوگا

دفعہ ۱۲۸ در بیان فرمودہ کہ از حضرت نقل کردہ اند کہ خدا یتعالی عبادت روز جمعہ نوشت بر جمعیکہ پیش از ما بودند ایشان دران اختلاف نمودند وخدا ما را بدان راہ نمودہ فلنا القوم ولليهود غدا وللنصاری بعد غد دیکھو مطابق بیان کے میرے بیان کی تصدیق صاف ہوتی ہی کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلفین فی السبت یہود ونصاری دونو کو فرمایا ہے نہ کہ صرف یہود کو جنکے اختلاف کا موافق تورات کے درباره سبت کچھ مطلب نہین کھلتا **دفعہ ۱۲۹** اب ہم اپنے مذہب کے ایک بڑے عالم متبحر اور محقق کے بیان سے سبت کا حال مفصل لکھے دیتے ہین وہ فرماتے ہین "خدا کی عبادت کے واسطے ہر روز سب بندون کا جمع ہونا متعذر ہی لہذا مناسب ہوا کہ ایک ایسی مدت مقرر کیجاوے کہ بہت قریب ہو جس سے بندون کو دشوار نہ پڑے اور نہ بہت بعید ہو جس سے مقصود ہی فوت ہو جاوے یعنے عبادت چنانچہ عرب وعجم اور اکثر مذاہب مین اسبوع یعنے ہفتہ اور اتوار مقرر ہوا ہے اور یہین مناسب تھا پھر اہل مذاہب نے اسمین اختلاف کیا ہے پس یہود نے سبت کو اور نصاری نے اتوار کو اختیار کیا بسبب ترجیحات کے جو اونکو معلوم ہوے ہونگے اور امت اسلام کو خدا نے جمعہ بتایا کیونکہ اسمین ایک ساعت ہی جسمین خدا اپنے بندون کے قریب ہوتا اور حسنیت الکثیب یعنے اوس باغچہ مین جو ٹیلہ پر ہے اور اسمین مشک اور عبیر اوترتا ہی نمود ہوتا ہی یعنے عالم غیب یا عالم مثال ہین اور جمعہ ہین امور عظیمہ واقع ہوے ہین جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دن جمعہ اوسی دن آدم پیدا ہوے اور اسی دن بہشت مین داخل ہوے اور اسی دن وہان سے نکلے اور قیامت اسی دن آوے گی **دفعہ ۱۳۰** پھر پیغمبر صاحب نے اس نعمت کو بحکم خالق اکبر بیان بھی فرمایا ہے نحن الآخرون السابقون یوم القیامة بید انهم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناه من بعدهم ثم هذا یومهم الذی فرض علیهم یعنے الفرد المیسر الصادق بالجمعة فی حقنا وبالسبت والاحد فی حقهم فاختلفوا فیه فهدانا الله له ای لهذا الیوم کما هو عند الله وبالجملة فتلک فضیلة خص الله بها نبینا صلی الله علیه وسلم والامة والیهود والنصاری لم یعتبهم اصل ما ینبغی فی التشریع وکذالک الشرایع السماویه لا تخلی قوانین التشریع وان امتاز بعضها بفضله زایده انتہی ملخصا حجة الله البالغه صفحه ۲۲۴ در بیان ترجمہ ہم مسلمان لوگ ہین پچھلی امت اور اگلی لوگ یعنے سبقت کرنے والے بروز قیامت بجز اسکے کہ یہود ونصاری کو کتاب آسمانی ہم سے پہلے ملی اور ہم کو اون سے پیچھے پھر یہی دن ہے جو اون پر فرض کیا گیا تھا یعنے فرد منتشر جو ہم محمدیون کے حق مین ظہر اور شنبہ اور یکشنبہ یہود ونصاری کے حق مین چنانچہ یہود ونصاری نے اوسمین اختلاف کیا ہی پھر ہم کو اللہ نے وہی دن

بتا دیا جیسا کہ اسکے نزدیک تھا محض اصل کلام یہہ ہی کہ جمعہ
بتا دینا یہہ تو اک فضیلت ہی جس سے خدا نے امت محمدی کو
مخصوص کیا ہی لیکن یہود و نصاری سے بھی اصل شریعت کی
تعمیل کچھ فوت نہین ہوگئی چنانچہ آسمانی شرایع کا یہی حال
ہوا کرتا ہی کہ قوانین تشریع چوکنے نہین پاتے اگرچہ بعض
شرایع مین کوی فضیلت زاید ہو دیکھو یہان پر اصاف
صاف اس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے
کہ اصل حکم مراد ساتوین دن کی بندگی سے تھی جمعہ ہو یا شنبہ
یا یکشنبہ فقط **دفعہ ۱۳۱** سبت بابوت کا تعرب
ہی جسکے معنے عربی مین ساتوین دن کے ہین اور خدا نے
یوم سابعہ یعنے روز ہفتم کو مبارک اور مقدس ٹھہرایا
ہے اصل حکم الہی یہی ہے پس اگر شنبہ سے گنو تو جمعہ
ساتوین دن پڑتا ہی اور یکشنبہ سے گنو تو شنبہ ساتوان
ہوتا ہے اور دوشنبہ سے گنو تو یکشنبہ ساتوان دن
ہوگا لہذا تعمیل شریعت الہی شہری سو صورت ہر سہ
اہل کتاب کو حاصل تھی موسیؑ کی امت نے پہلا دن
یکشنبہ کو سمجھا ہی اور سبت کو خدا کی عبادت
اور تقدیس کرتے ہین اور اسکو ابدیۃ الوجوب جانتے
ہین خیر اونکو تو ہم مسلمان جیسے بننے گا سمجھا لیوینگے
ایک ادنی بات تو یہی ہے کہ نویسی بنویس اور بعضر
اور محققین بڑے جواوسکے بعد ہوے کہتے ہین کہ
کتاب پیدایش جو موسی نے اوسوقت مین لکھا ہے
سارا مضمون مین اپنے حضر کے بیان کے بیان چرائے تھے

پس راقم کہتا ہی کہ اوسوقت موسی نبی کب ہوے تھے
جو اونکی تحریر اوسوقت کی کلام آسمانی اور خدا کی وحی ٹھہری
اور دوسرا بڑا امر یہہ ہی کہ اگر یہہ حکم ابدی ہوتا تو بخت
نصر اور طیطوس رومی وغیرہ کفار کے وقت مین کیون
موقوف اور معدوم ہو جاتا لیکن ہمکو یہود بے ایمان سے
مطلب نہین ہمارا روی سخن عیسائیون سے ہی جنکو
دعوی ایمانداری ہی کہ ہمنے خدا کے مسیح اور کلمہ کو مانا
ہی پس چونکہ جناب مسیح خود بہ نفس نفیس سبت کو ساقط
کر دیا ہے چنانچہ جب حوارئین بالیان کھیت مین کھانے
لگے اور فروسیون یعنے فقہای یہود نے اعتراض
کیا کہ تو کیونکر موسی کے ماننے کا دعوی کرتا ہی حالانکہ
تیرے شاگرد سبت کو وہ کام کرتے ہین جو موسی نے
منع کیا ہے تو جناب روح اللہ و کلمہ اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی نبینا وآلہ وسلم نے صاف ارشاد کر دیا کہ
ابن آدم سبت کا بھی خداوند ہے **دفعہ ۱۳۲**
راقم کہتا ہی اب اس مقام پر چند امر قابل غور ہین
پہلا امر منجملہ احکام عشرہ ابدیۃ الوجوب مندرجہ تورات
مقدس کے ایک یہی حکم تھا جسکے توجیہہ کی ہم کو حاجت
تھی باقی اور تو احکام کو قرآن اور صاحب قرآن نے
مسلم اور ابد کے واسطے خدا کے پاس شریعت کا اصل
اصول ٹھہرایا ہی پس جیسا دنیا کی پیدایش کو مطابق
توریت کے بیان کیا ویسا ہی خدا کی شریعت کو بھی
مطابق تورات کے موبمو ارشاد فرمایا ہے سو اون

حکمون کی تفصیل یہہ ہی **دفعہ ۳ ۱۳** پھر خدا نے سب
باتین کہین کہ خداوند تیرا خدا تجھے زمین مصر سے اور خادمون
کے گھر سے نکال لایا ہون میرے حضور تیرے لئے دوسرے
خدا نہونگے ۲ اور اپنے لئے تراش کے مورتین اور کسی
چیز کے صورتین جو آسمان کے اوپر یا پانی مین زمین کے تلے
ہی مت بنائیو تو اونکے آگے خم مت ہوجیو نہ اونکی بندگی
کیجیو اسلئے کہ مین خداوند تیرا خدا غیور ہون کہ آبا کی بدکاری
کی سزا اونکے لڑکون کو جو میرا کینہ رکھتے ہین اونکی تیسری
اور چوتھی نسل تک دینیوالا ہون ۳ تو خداوند اپنے
خدا کا نام بیجا مت لیجیو کیونکہ خداوند اوسے جو اوسکا
نام بیجا لیتا ہے بی سزا نچھوڑے گا ۴ اور سبت کو
مقدس جان کے یاد رکھیو تو چھہ دن تک محنت اور
سب کام کیجیو لیکن ساتوان دن خدا اپنے خداوند کا ہی
اوسمین کوی کچھ کام نکرے نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیرا
خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنے والی اور نہ تیری
مواشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازے کے
اندر ہی اسلئے کہ خداوند نے چھہ دن مین آسمان
زمین دریا اور سب جو کچھ کہ اون مین ہی بنائی اور ساتوین
دن آرام کیا اسواسطے خداوند نے یوم سبت کو مبارک
کہا اور اوسے مقدس ٹھہرایا ۵ تو اپنے باپ کو
اور اپنے ماں کو عزت دی تاکہ تیری عمر زمین پر جو
خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو ۶ تو خون مت کر
۷ تو زنا مت کر ۸ تو چوری مت کر ۹ تو اپنے ہمسائے
پر جھوٹی گواہی مت دے ۱۰ تو اپنے ہمسائے کے گھر کا
لالچ مت کر تو اپنے ہمسائے کی جورو اور اوسکی خدمت
کرنے والے کو اور اوسکے بیل اور اوسکی گدہی اور کسی
چیز کا جو تیری ہمسائے کی ہی لالچ مت کر **دفعہ ۱۴ ۱۳**
دوسرا امر بہت سے ظاہری احکام اور رسومانی شریعتون
کی بابت تورات مین ابدی کے الفاظ مندرج ہین جنکے
بھروسے یہودی حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے ابدی
ہونے کا دعوی کرتے ہین لیکن اکثر اون مین کے شریعت
عیسوی مین اٹھہ گئے ہین اور اونکی پابندی بعد عیسیٰ کے
ضروری نہ رہی اور سبت کا خود ایسا حال نکلا جیسا ہمنے
بیان کیا حالانکہ وہ احکام عشرہ مکتوبہ فی الالواح
مین سے ہی لہذا اصل یہی راہ نجات معلوم ہوتی ہے
کہ افعال قلوب یعنے دلی احکام جو خدا بتادی وہی
وسیلہ نجات ہوسکتے ہین جنکا ذکر ہم آگے کسی خاص
آرٹیکل مین مفصل کرینگے اور بحول اللہ وقوتہ ایسے
اصول ظاہر کرینگے جو شریعت آدم اور نوح اور ابراہیم
اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد مصطفی علیہم الصلوۃ والسلام
کی مذاہب کی جڑ بنیاد وہی ٹھہرے گی اور کسی نبی کی
شریعت دنیا مین اون اصول حقہ کے خلاف نہ نکلے گی
اور احکام جوارح یعنے ظاہری اور رسومانی احکام
جنکو زبان اسلام مین شرایع انبیا کہتے ہین جنانچہ ابراہیم
شریعت مین ختنہ اور موسوی مین احکام تابوت سکینہ
واحکام اور شلیم اور عیسوی مین اصطباغ اور محمدی مین